# قومیت وصوبائیت اورزبان ورنگ کے تعصب کی اصلاح

ارشادات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم


ناشر

شعبہ نشر و اشاعت خانقاہ امدادیہ اشرفیہ/اشرف المدارس

گلشن اقبال-۲ کراچی

www.khanqah.org

# عرض مُرتِّب

اس وقت ساری دنیا میں غیر مسلموں کی طرح ''قومیت وصوبائیت اور رنگ وزبان'' کو بنیاد بنا کر مسلمان جس طرح آپس میں اختلافات اور انتشار کا شکار ہیں جو کہ قرآن وحدیث کی تعلیمات کے بالکل منافی ہے۔اس فتنہ کی اصلاح کے لیے شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی مختلف کتابوں سے اس فتنہ کے بارے میں ملفوظات کو منتخب کر کے ایک مختصر رسالہ ''قومیت وصوبائیت اور رنگ وزبان کے تعصب کی اصلاح'' شائع کیا گیا ہے۔

آج کل کے حالات کے پیشِ نظر اس رِسالہ کو زیادہ سے زیادہ شائع کر کے لوگوں تک پہنچائیں تا کہ تعصب اور نفرت دور ہو اور آپس میں محبت پیدا ہو۔

ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

ہر شخص کو اس رسالہ کو شائع کرنے کی عام اجازت ہے۔

یکے از خدام حضرت والا دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ

۱۶/شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ مطابق ۱۰/ستمبر ۲۰۰۶ء، بروز اتوار، بعد عصر

# زبان ورنگ کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے

**ارشاد فرمایا کہ** سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾

(سورۃُ الحجرات، اٰیة: ۱۰)

کوئی افریقہ سے آیا ہے کوئی لندن سے، کوئی بلوچستان سے کوئی پنجاب سے، کوئی سندھ سے، کوئی کہیں سے آیا ہے کوئی کہیں سے لیکن میں سب کو اپنا بھائی سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ﴾

(سورۃُ الروم، اٰیة: ۲۲)

زبان ورنگ کا اختلاف یہ میری نشانیاں ہیں، اگر کوئی اللہ کی نشانی کو حقیر سمجھے تو اس کی بہت بڑی نالائقی ہے، وہ بڑا بے ہودہ آدمی

ہے۔ بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ زبان ورنگ کے اختلاف سے ایک دوسرے کو حقیر سمجھتے ہیں۔ لوگ گناہ کی حقیقت کو سمجھتے نہیں، اگر کوئی اللہ کی نشانی کو نہیں مانتا، انکار کرتا ہے تو یہ کفر ہے۔ کوئی پنجابی بولتا ہے، کوئی سندھی زبان بولتا ہے تو اردو زبان والے ہنستے ہیں۔ اردو اچھی زبان تو ہے لیکن اس کو تمام زبانوں سے اچھا اور افضل سمجھنا جائز نہیں اور کسی زبان کو حقیر سمجھنا جائز نہیں۔ انگریزی زبان کو بھی حقیر نہ جاننا چاہیے، اگر کوئی انگریز مسلمان ہو جائے تو کیا بولے گا؟ انگریزی ہی تو بولے گا۔ پس جتنی زبانیں ہیں سب کو اچھا سمجھو۔ اگر تم لندن میں پیدا ہوتے تو انگریزی بولتے، پنجاب میں پیدا ہوتے تو پنجابی بولتے، سندھ میں پیدا ہوتے تو سندھی بولتے لہذا جو زبان تمہاری ہوتی کیا اس کو حقیر سمجھتے؟ لہذا کسی زبان کو حقیر نہ سمجھو۔

جب ہم بنگلہ دیش گئے تو کبھی کسی بنگلہ دیشی کو حقیر نہیں سمجھا، اسی وجہ سے سب بنگلہ دیشی عاشق ہو گئے کیونکہ مجھ میں عصبیت نہیں ہے، عصبیت کا نہ ہونا یہ بات بہت کم پاؤ گے۔

میرے کتنے دوست پنجاب کے ہیں لیکن ان کی پنجابی سے مجھے مزہ آتا ہے۔

## عصبیت......سوء خاتمہ کا پیش خیمہ

اپنے قلب کا جائزہ لیتے رہو کہ عصبیت کا کوئی ذرّہ دل میں تو نہیں ہے۔ اگر عصبیت کا ایک ذرّہ بھی دل میں ہوا تو سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے۔ ایک غزوہ میں ایک شخص بہت بہادری سے لڑ رہا تھا۔ ایک صحابی نے اس کی تعریف کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ وہ صحابی اس کے پیچھے لگ گئے۔ آخر میں دیکھا کہ وہ زخمی ہوگیا اور زخموں کی تاب نہ لاکر اپنی تلوار سے اس نے خودکشی کرلی۔ صحابی نے آکر یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور پوچھا کہ یارسول اللہ! یہ کیا ماجرا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اسلام کے لیے نہیں عصبیت کے لیے لڑ رہا تھا کہ میرے قبیلہ کا نام ہوگا۔ پس خوب سمجھ لو کہ عصبیت جہنم میں لے جانے والی ہے، زبان اور رنگ کو حقیر سمجھنا جہنم میں جانے کا سامان کرنا ہے۔

اس مضمون کو پھیلاؤ، اس کا بہت فائدہ ہوگا، آج کل اس کی ہر جگہ اشاعت کی ضرورت ہے۔ ہر مسلمان اس مضمون کو آگے پھیلائے۔ کسی زبان کو حقیر نہ سمجھو، زبان اور رنگ کی وجہ سے کسی کو حقیر سمجھنا دلیل ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی نشانی کا انکار کررہا ہے۔

جتنے آدمی یہاں موجود ہیں سب اس مضمون کو پھیلائیں **وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ** آدمی اپنے باپ کی نشانی کی عزت کرتا ہے، اس کو دیکھ کر باپ کو یاد کر کے روتا ہے کہ یہ میرے ابا کی نشانی ہے۔ وہ بندہ کتنا نالائق ہے جو اللہ تعالیٰ کی نشانی کو جھگڑے کا ذریعہ بناتا ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں چاہے لندن کے ہوں، چاہے یوگنڈا کے ہوں۔ کالے گورے اللہ تعالیٰ بناتے ہیں، خود نہیں بنتے، اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والے ہیں۔ رنگ و زبان کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے۔ جو قرآن پاک کی کسی آیت پر ایمان نہ لائے وہ قرآن پاک کا انکار کرنے والا ہے۔

(ماخوذ از: ماہنامہ الابرار ۲۰۰۶ء)

۱۶/صفر المظفر ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۷/اپریل ۲۰۰۲ء، بروز ہفتہ، بعد مغرب

## زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ذریعۂ معرفتِ الٰہیہ ہے

اب ایک نئی بات سنو! جو شاید مجھ ہی سے سنو گے۔
ملاوی میں ایک رات دو بجے میری آنکھ کھل گئی تو کتا بھونک رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ کیا بات ہے کہ یہاں کا کتا بھی اسی زبان میں بھونکتا ہے جس زبان میں کراچی کا کتا بھونکتا ہے۔ کتے بلی اور تمام جانور ہر ملک کے ایک ہی طرح بولتے ہیں۔ انگلینڈ کا کتا یہ نہیں کہتا کہ I am a dog اور انگلینڈ کی بلی یہ نہیں کہتی کہ I am a cat بلکہ ہر ملک کی بلی میاؤں ہی کہے گی۔ بنگلہ دیش کے ایک عالم نے مزاحاً کہا کہ بلی جو میاؤں کہتی ہے تو دراصل کہتی ہے کہ میں آؤں؟ یعنی دسترخوان پر کیا اکیلے اکیلے ٹھونس رہے ہو میں آؤں؟ لیکن انسانوں کی زبانیں ہر ملک اور ہر علاقہ کی مختلف ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ دل میں یہ آیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے ان کی زبانوں میں اختلاف کردیا تاکہ اس اختلاف سے وہ مجھے پہچانیں

کہ واہ رے میرے اللہ آپ کی کیا قدرت ہے کہ آپ نے کتنی زبانیں پیدا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ﴾

(سورۃُ الروم، اٰیۃ: ۲۲)

تمہارے اختلافِ زبان اور اختلافِ رنگ میں میری نشانیاں ہیں اور نشانیاں جانوروں کو نہیں دی جاتیں کیونکہ ان کے اندر معرفتِ الٰہیہ کی صلاحیت ہی نہیں ہے ورنہ انگلینڈ کی بلی انگریزی بولتی اور پاکستان کی بلی اردو بولتی اور بنگلہ دیش کا کتا بنگلہ بولتا لیکن ساری دنیا کے جانور ایک ہی طرح بولتے ہیں، پاکستان کا گدھا اسی طرح بولے گا جس طرح انگلینڈ کا گدھا بولتا ہے اور انسانوں کو کیونکہ اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا اس لیے ان کی زبان اور رنگ میں اختلاف کر دیا لیکن یہ ہماری نادانی ہے کہ ہم اس کو وجہ فضیلت بنالیں کہ ہم گورے ہیں تم کالے ہو۔ معلوم ہوا کہ زبان اور رنگ کا اختلاف لڑنے کے لیے نہیں اللہ کی معرفت و محبت کے لیے ہے۔ اگر ابا اپنی کوئی نشانی دے تو بچے اس کو دیکھ کر ابا کو یاد کر

تے ہیں یا آپس میں لڑتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو اختلافِ السنہ و اختلافِ الوان کو اپنی نشانی بتا رہے ہیں اور ہم بجائے اپنے مالک کو یاد کرنے کے اس پر لڑ رہے ہیں اور اس کو اپنی اپنی فضیلت کا سبب بنا رہے ہیں۔ اس لیے دوسری جگہ فرما دیا:

﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ﴾

(سورۃُ الحجرات، ایۃ: ۱۳)

تمہاری فضیلت اور کرامت زبانوں اور رنگوں پر نہیں ہے تقویٰ پر ہے جو جتنا زیادہ متقی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا ہی مُکرَّم ہے۔

(ماخوذ از: ارشاداتِ دردِ دل)

۲۶/ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۶/ اکتوبر ۱۹۹۸ء، بروز جمعرات، بعد مغرب

## زبان ورنگ سے بالاتر ایک بے مثل قوم

لہٰذا جو دین سے بے وفا ہو کر اور اللہ اور رسول کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور دوبارہ یہودی اور عیسائی ہو گئے تو کوئی فکر مت کرو فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ ہم عنقریب عاشقوں کی ایک قوم پیدا کریں گے جن سے ہم محبت کریں گے اور جو ہم سے محبت کرے گی اور قوم نازل فرمایا اقوام نازل نہیں

فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ ساری کائنات میں جتنے لوگ اللہ سے محبت کرنے والے ہیں وہ سب ایک قوم ہیں۔ چاہے وہ ملاوی کا ہو یا پاکستان کا ہو، امریکہ کا ہو یا افریقہ کا ہو، کالا ہو یا گورا ہو سارے عالم کے اللہ کے عاشق اور اللہ سے محبت کرنے والے سب ایک قوم ہیں۔ اگر اللہ کے عاشقوں میں بہت قومیں ہوتیں اور کالے گوروں کا فرق ہوتا تو اللہ لفظ قوم نازل نہ فرماتا، اقوام نازل کرتا کہ ہم اپنے عاشقوں کی اقوام نازل کریں گے لیکن فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ فرمایا کہ پوری دنیا میں جتنے میرے عاشق ہوں گے وہ سب کے سب ایک قوم ہیں، عاشقوں کی قوم الگ تھلگ نہیں ہوتی۔

## اللہ تعالیٰ کے عاشق سب ایک قوم ہیں

البتہ محبت کی تعبیر کے لئے ان کی زبانوں میں اور رنگ میں اختلاف ہے۔ یہ دلیل اختلافِ قومیت کی نہیں ہے، یہ اختلافِ تعبیرات ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مختلف زبانوں میں ہمارا نام لیا جائے اور مختلف رنگ کے لوگ ہمیں یاد کریں، یہ ہمارا انتظام ہے۔ اختلاف

السنۃ اوراختلاف الوان یعنی زبان ورنگ کے اختلاف میں ہم نے اپنی نشانی اوراپنی قدرت کا تماشہ دکھایا ہے کہ کوئی بنگالی بول رہا ہے کوئی انگریزی بول رہا ہےاورکوئی گجراتی بول رہا ہے:

﴿وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ﴾

(سورۃُ الروم، اٰیۃ: ۲۲)

تمہارے رنگ اورکلراورتمہاری زبانیں جوالگ الگ ہیں یہ میری نشانیاں ہیں لہٰذااس سے یہ مت سمجھنا کہ ہمارے عاشقوں کی کئی قومیں ہیں۔ رنگ اور زبان کے اختلاف سےقوم کا مختلف ہونا لازم نہیں آتا۔ جوہم سے محبت کرتا ہے چاہے وہ کسی رنگ اور کسی زبان کا ہوایک قوم ہے، ساری دنیا بھر کے عاشق ایک قوم ہیں لہٰذاآپ کوملاوی مل جائے، افریقی مل جائے، ایشیا کامل جائے، انڈین مل جائے گجراتی مل جائےلیکن وہ اللہ ورسول سے پیارکرتا ہوتواس سے معانقہ کرو، محبت کروکہ واہ رے میرے پیارے ہم تم ایک برادری ہیں، یہاں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ سارے عالم کے عاشقِ خداایک قوم ہیں، دلیل میں قرآن پاک کی آیت

پیش کررہا ہوں ملاوی کے علماء یہاں موجود ہیں جنوبی افریقہ کے علماء موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ میں ایک قوم پیدا کروں گا جس کی کیا شان ہوگی؟ یُحِبُّھُمۡ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے اور وَیُحِبُّوۡنَہٗ اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی قوم کی پہلی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرمائیں گے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے اور بِقَوۡمٍ میں جو ''با'' داخل ہے یہ اَتٰی یَاۡتِی جو لازم تھا اس کو متعدی کررہا ہے۔ کیا مطلب ہوا؟ کہ ہمارے دیوانے خود سے نہیں بنتے، دیوانے بنائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ ''با'' یہ معنیٰ پیدا کررہا ہے کہ ہم لائیں گے اپنے عاشقوں کی ایک جماعت اور قوم جس کو ہم اپنا دیوانہ بنائیں گے۔

محبت دونوں عالم میں یہی جاکر پکار آئی
جسے خود یار نے چاہا اسی کو یادِ یار آئی

اللہ جس کی قسمت میں اپنا عشق اور اپنی محبت رکھتا ہے وہی اللہ کا

دیوانہ ہوتا ہے، جس کو اللہ پیار کرتا ہے وہی اللہ کو پیار کرتا ہے، یہ بہت خوش نصیب لوگ ہیں یہ بڑی قسمت والے ہیں بادشاہوں کو یہ قسمت نصیب نہیں ہے، اگر اللہ کو بھولے ہوئے ہیں تو بادشاہ زندگی بھر اپنی بادشاہت میں پریشان ہیں۔ تاجِ شاہی سر پر ہے اور سر میں دردِ سر ہے ؎

شاہوں کے سروں میں تاجِ گراں سے دردسا اکثر رہتا ہے
اور اہلِ صفا کے سینوں میں اِک نور کا دریا بہتا ہے

اللہ والوں کے سینوں میں نور کا دریا بہہ رہا ہے اور شاہوں کے سروں میں اپوزیشن کے ڈنڈے سے دردِ سر ہو رہا ہے۔ تاج شاہی سر پر اور خود سلطنت کی کرسی پر اور کرسی کے نیچے سے اپوزیشن کے ڈنڈے کا فکر ہر وقت پریشانی میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔

(ماخوذ از: اللہ کے باوفا بندے)

۹؍رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ مطابق ۸؍جنوری ۱۹۹۸ء بروز جمعرات، بعد فجر

# عاشقوں کی قومیت

دورانِ درسِ مثنوی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ نازل کر کے بتادیا کہ میں اپنے عاشقوں سے محبت کرتا ہوں اور یہ مجھ سے محبت کرتے ہیں لیکن قَدَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَحَبَّتَهُ عَلٰی مَحَبَّةِ عِبَادِهٖ لِيَعْلَمُوْا اَنَّهُمْ يُحِبُّوْنَ رَبَّهُمْ بِفَيْضَانِ مَحَبَّةِ رَبِّهِمْ اللہ نے اپنی محبت کو اپنے بندوں کی محبت سے پہلے بیان کیا تاکہ میرے بندے جان لیں کہ ان کو جو محبت میرے ساتھ ہے یہ میری ہی محبت کا فیض ہے۔

محبت دونوں عالم میں یہی جا کر پکار آئی
جسے خود یار نے چاہا اسی کو یادِ یار آئی

یہ آیت مرتدین کے مقابلہ میں نازل ہوئی کہ جو مرتد ہوئے یہ بے وفا تھے، ان کو مجھ سے محبت نہیں تھی، یہ اہل محبت نہیں تھے اب ان کے مقابلے میں فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ نازل کر رہا ہوں کہ میں ایک قوم عاشقوں کی پیدا کروں گا جن سے میں محبت کروں گا اور جو مجھ سے محبت کریں گے۔ معلوم ہوا کہ عاشقوں کا وجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ کا ظہور ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا چونکہ اتیان میں تو سوف ہے لیکن اس کا تسلسل منقطع

نہیں ہے لہٰذا آج بھی جو اللہ کی محبت میں مست ہو یا جو اپنے اللہ والے شیخ پر عاشق ہو تو سمجھ لو کہ یہ فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ کا ایک فرد ہے۔ کون سی قوم؟ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کی قوم یہ ایک قوم ہے، اپنے عاشقوں کو اللہ نے ایک قوم قرار دیا ہے۔ لہٰذا ہم سب ایک قوم ہیں اگرچہ کوئی پنجابی، کوئی بنگالی، کوئی ہندوستانی، کوئی فارسی، کوئی عربی ہو ہزاروں ملکوں کے ہوں، ہزاروں زبانوں کے ہوں مگر ہم مختلف اقوام نہیں ایک ہی قوم ہیں۔ معلوم ہوا قومیت ملکوں سے نہیں بنتی، معلوم ہوا قومیت رنگ و نسل اور زبانوں سے نہیں بنتی ملکوں علاقوں خاندان اور قبائل سے نہیں اللہ کے عشق سے قومیت بنتی ہے۔ عالم میں جتنے اللہ کے عاشق ہیں سب ایک قوم ہیں۔ اگر ہر ملک اور ہر علاقے کے عاشقانِ خدا الگ الگ قومیں ہوتیں تو اللہ تعالیٰ فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہُ بِاَقْوَامٍ نازل فرماتے کہ ہم بہت سی اقوام پیدا کریں گے لیکن فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ مفرد نازل کر کے بتا دیا کہ سارے عالم کے عاشق ایک ہی قوم ہیں، جو بھی اللہ کا عاشق ہے وہ ہماری قوم میں داخل ہے اور جو ان کا عاشق

نہیں وہ ہماری قوم سے نہیں اگر چہ ہمارے وطن کا ہو، اگر چہ ہمارا قریبی رشتہ دار ہو، ہمارا خون، ہماری زبان، ہمارا ملک، ہمارا صوبہ، ہمارا علاقہ ہماری قوم نہیں ہے۔ ہماری قوم اللہ کے عاشقین سے بنتی ہے اس قومیت کے اجزائے ترکیبی دو ہیں ایک یُحِبُّهُمْ اوردوسرا یُحِبُّوْنَهٗ یعنی جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور جو اللہ سے محبت کرتے ہیں یہ قوم وہ ہے جس کو خالق اقوام نازل فرمارہا ہے۔ امریکہ برطانیہ اور دنیا بھر کے کافر اس قوم کو کیا جانیں، ان کی قومیت تو رنگ ونسل ملک اورقوم اور زبانوں کے اختلاف کی بنیادوں پر بنتی ہے جس کا نتیجہ بغض ونفرت وعداوت ہے۔ پیدا کرنے والا جانتا ہے کہ قومیت کیا چیز ہے، جس نے ہم سب کو پیدا کیا اس کی بتائی ہوئی قومیت معتبر ہے یا ان کافروں کی بنائی ہوئی؟ اس قوم کی امتیازی شان رنگ ونسل زبان اور ملک نہیں ہے اس کی امتیازی شان یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ ہے کہ یہ قوم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے یُحِبُّهُمْ فرمایا کہ اللہ ان سے

محبت کرتا ہے مگر کیسے معلوم ہو کہ اللہ ان سے محبت کررہا ہے؟ یُحِبُّهُمْ کی ضمیر هُمْ کے افراد کو اب متعین نہیں کیا جاسکتا کیونکہ نزول وحی بند ہو چکا، اب جبرئیل علیہ السلام نہیں آ سکتے، نص قطعی سے تعین نہیں ہوسکتا کہ فلاں فلاں اشخاص سے اللہ کو محبت ہے پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کے ادراک کا اب کون سا تھرما میٹر ہے، کون سی دلیل ہے کیونکہ اللہ کی محبت اپنے بندوں کے ساتھ مخفی ہے لیکن اللہ کے بندوں کی محبت اللہ کے ساتھ تو ظاہر ہے۔

عشقِ من پیدا و دلبر ناپدید

میرا عشق تو ظاہر ہے لیکن میرا محبوب پوشیدہ ہے میرا عشق یعنی وضو کرنا نماز پڑھنا روزہ رکھنا طواف کرنا جہاد کرنا سر کٹانا سب ظاہر ہے مگر محبوب پوشیدہ ہے۔

در دو عالم ایں چنیں دلبر کہ دید

دونوں عالم میں ایسا محبوب دکھاؤ کہ جس کو دیکھا بھی نہیں لیکن ایک ہی دن میں ستر شہید احد کے دامن میں لیٹے ہوئے ہیں۔ اسی طرح آج بھی بندوں کی محبت تو میرے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے

لیکن اے دنیا والو! یُحِبُّھُمْ کا علم تمہیں کیسے ہوگا تم کیسے جانو گے کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں کیونکہ نزول وحی بند ہو چکا لہٰذا آگے دلیل موجود ہے وَیُحِبُّوْنَہٗ جو لوگ مجھ سے محبت کرر ہے ہیں تو سمجھ لو کہ میں بھی ان سے محبت کرر ہا ہوں جس پر یُحِبُّوْنَہٗ کے آثار دیکھو تو سمجھ لو کہ یہ میری ہی محبت کا فیضان ہے۔ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ اللہ تعالیٰ نے مضارع نازل فرما کر بتا دیا کہ میرے عشاق حال میں بھی میرے باوفا رہیں گے اور مستقبل میں بھی میرے باوفا رہیں گے۔ یہی آیت دلالت کرتی ہے کہ اہل محبت کی صحبت میں رہنا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ کی دائمی وفاداری حاصل ہو جائے۔

اور اس آیت کا نزول سارے عالم کے عاشقوں میں رابطہ اور محبت میں اضافہ کا ضامن ہے کیونکہ جب ان کو معلوم ہوگا کہ ہم سب ایک قوم ہیں تو ہر قوم اپنی قوم کو محبوب رکھتی ہے۔ جن بچوں کو معلوم ہو کہ ہم ایک باپ کی اولاد ہیں ان میں آپس میں محبت ہوتی ہے اور جن کا تعلق باپ سے کمزور ہوتا ہے انہیں کی

آپس میں لڑائی ہوتی ہے، جو اللہ کی محبت سے محروم ہیں وہی آپس میں لڑتے ہیں اور اہل محبت چونکہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک قوم ہیں، ایک جان ایک قالب ہیں اسی لیے ان کے قلب اور قالب پر اللہ کی محبت غالب ہے۔ ایک قوم ہونے کے احساس سے محبت میں خود بخود اضافہ ہوجاتا ہے۔ سارے عالم میں کسی ملک کسی علاقہ کا کوئی اللہ والا پاجاتا ہے تو ہر اللہ والا اس کی محبت محسوس کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے عاشقوں میں کبھی لڑائی نہیں ہوتی ایک عاشق دوسرے عاشق سے مل کر مست ہوجاتا ہے کیونکہ یہ **فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ** کا فرد ہے۔

یوں تو ہوتی ہے رقابت لازماً عشاق میں
عشق مولیٰ ہے مگر اس تہمت بد سے بری

بتایئے! کیا یہ علوم اختر پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم نہیں ہیں کہ قرآنِ پاک کی آیات سے تصوف کے مسائل کا استخراج واستنباط ہورہا ہے اور آج زندگی میں پہلی بار **يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ** سے عاشقوں کا ایک قوم ہونا اللہ تعالیٰ نے قلب پر منکشف فرمایا اور میرا

دل کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اختر کو اس علم میں خاص فرمایا شاید ہی کسی کا ذہن اس طرف گیا ہو کہ اللہ کا ہر عاشق خواہ کسی ملک کسی علاقے کسی رنگ کسی نسل کا ہو یہ سب ایک قوم میں داخل ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ نازل فرمایا بِاَقْوَامٍ نازل نہیں فرمایا۔ قرآن پاک کے علوم غیر محدود ہیں، جب صاحب کلام غیر محدود ہے تو اس کے کلام کے لطائف اور خوبیاں کیسے محدود ہوں گی، غیر محدود ذات کی ہر صفت بھی غیر محدود ہوتی ہے اور یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ تفسیر نہیں بلکہ اسرار ولطائف قرآنیہ ہیں۔

(ماخوذ از: انعامات ربانی)

۳؍ربیع الاول ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۲؍اگست ۱۹۹۳ء، بروز اتوار، صبح ۱۱ بجے

## خاندان وقبائل کا مقصد تعارف ہے نہ کہ تفاضل وتفاخر

آج حضرت والا نے مجلس کے دوران یہ آیت پڑھی:

﴿اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا﴾

(سورۃُ الحجرات، اٰیۃ: ۱۳)

حق سبحانہٗ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے تم کو ایک مرد اور

عورت سے پیدا کیا یعنی بابا آدم علیہ السلام اور مائی حوا علیہا السلام سے وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّ قَبَائِلَ اور ہم نے تم کو مختلف خاندانوں میں تقسیم کر دیا لیکن یہ تقسیم تفاخر کے لیے نہیں بلکہ اس کا مقصد ہے لِتَعَارَفُوا تا کہ تم کو ایک دوسرے کا تعارف حاصل ہو سکے۔ لیکن ہم لوگوں نے بجائے تعارف کے تفاضل اور تفاخر شروع کر دیا۔ جو پٹیل ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارے مقابلہ میں سب گھٹیل ہیں یعنی گھٹیا ہیں کوئی لمبات ہے کوئی گنگات ہے۔ اس آیت سے یہ مسئلہ نکلا کہ اپنے خاندان پر، اپنی برادری پر، اپنے القاب پر فخر کرنا نادانی ہے جو مقصدِ تعارف کے خلاف ہے۔ اس وقت مجھے بس یہ تھوڑی سی نصیحت کرنی ہے کہ لِتَعَارَفُوا کا خیال رکھیے۔ تفاخر و تفاضل جائز نہیں کیونکہ تفریقِ شعوب وقبائل سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے تعارف ہو جائے کہ فلاں خاندان سے ہے، وہ فلاں قبیلہ سے ہے۔ خاندان وقبائل سببِ عزت وشرف نہیں ہیں۔ پھر عزت وشرف کس چیز میں ہے؟ آگے ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ

اَتْقٰکُمْ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز وہ ہے جو زیادہ تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ جو جتنا زیادہ متقی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا ہی زیادہ معزز ہے۔

(ماخوذ از: معارفِ ربانی)

۱۷ رمحرم الحرام ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۷ رفروری ۲۰۰۵ء بروز اتوار

## جنت میں کوئی صوبہ نہیں

خانقاہ میں امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، فرانس، ری یونین، بنگلہ دیش، برما، ہندوستان وغیرہ کئی ملکوں کے لوگ جمع تھے جو اپنی اِصلاح کے لیے حضرت والا کی خدمت میں آئے ہوئے تھے۔ اسی طرح پاکستان کے کئی صوبوں کے لوگ بھی تھے۔ ان کو دیکھ کر حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی حقانیت کی ایک بڑی دلیل ہے کہ کالے، گورے، سانولے ہر رنگ کے آدمی جمع ہوگئے اور یہاں رنگ اور زبان کی کوئی تفریق نہیں کیونکہ جنت میں کوئی ملک اور کوئی صوبہ نہیں ہے، نہ وہاں فرانس ہے نہ امریکہ نہ ہندوستان نہ بنگلہ دیش نہ پنجاب نہ سندھ نہ بلوچستان لہٰذا جن کو

جنت میں جانا ہے ان کے دل میں عصبیت نہیں ہوتی۔ یہی علامت ہوتی ہے کہ یہ جنتی لوگ ہیں اور جنت میں سب کی زبان عربی ہوگی اور جو عربی نہیں پڑھا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو سکھا دیں گے، ہر جنتی عربی بولے گا۔ وہاں قومیت، صوبائیت لسانیت نہیں ہوگی کہ پنجابی پنجابی بول رہا ہے، سندھی سندھی بول رہا ہے، گجرات کا گجراتی بول رہا ہے۔ وہاں سب عربی بولیں گے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَجَبَتْ مَحَبَّتِی لِلْمُتَحَآبِّیْنَ فِیَّ وَ الْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَ الْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَ الْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ﴾

(مؤطا مالک، کتابُ الجامع، باب ما جآء فی المتحابین فِیَّ، ص: ۷۲۳)

میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہوجاتی ہے جو میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں، ان کی آپس میں محبت کا سبب میں ہوں، نہ رشتہ داری، نہ قرابت داری، نہ بزنس پارٹنری کسی قسم کا رشتہ نہیں، نہ ملکی، نہ علاقائی، نہ لسانی، کوئی انگریزی بول رہا ہے، کوئی عربی بول رہا ہے، کوئی اردو مگر میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کررہے ہیں تو ان کو اپنی محبت عطا کرنا میرے ذمہ

واجب ہوجاتا ہے۔

میں ڈھونڈتا ہوں تجھ کو محبت کہاں ہے تو
اک قلبِ شکستہ ترے قابل لیے ہوئے

قیامت کے دن اعلان ہوگا اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیَّ کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں میری وجہ سے آپس میں محبت کرتے تھے، ان کی زبان ایک نہیں تھی، علاقے ایک نہیں تھے، قومیت ایک نہیں تھی، خاندان ایک نہیں تھا، لیکن صرف میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے وہ لوگ میرے عرش کے سائے میں آجائیں۔ تو معلوم ہوا کہ اہل جنت کو جنت میں عرش اعظم کی چھت کا جو سایہ ملے گا اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کو وہ سایہ میدان محشر ہی میں مل جائے گا اور ان کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔

۱۱رمحرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۶راپریل ۲۰۰۰ء، بروز اتوار، بعد نماز مغرب

## زبان اور رنگ......اللہ تعالیٰ کی دو عظیم الشّان نشانیاں

اللہ تعالیٰ نے آج ایک علمِ عظیم عطا فرمایا کہ کسی زبان کو دل سے حقیر سمجھنا یا زبان سے ظاہر کرنا اس میں خوفِ کفر ہے۔

چنانچہ تھانہ بھون میں حضرت تھانوی نے ایک شخص کا خط پڑھا جو بنگال سے آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ہم بہت ہانستا ہے اس کا علاج بتائیے۔ حضرت کی مجلس میں ایک صاحب نے کہا کہ یہ بنگالی معلوم ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اس جملے سے حقارت کی بو آرہی ہے کہ تم نے اہلِ بنگال اوران کی زبان کو حقیر سمجھا لٰہذا تم جا کر دوبارہ کلمہ پڑھواور دو رکعات نمازِ توبہ پڑھو۔ لٰہذا زبان کو حقیر سمجھنا اس لیے حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اے دنیاوالو! تمہاری زبانوں اورتمہارے رنگوں کا اختلاف میری نشانی ہے اور نشانی سے پہچان ہوتی ہے یعنی تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف میر ی معرفت کا ذریعہ ہے۔ میں افریقہ کے ملک ملاوی میں تھا۔ ایک صبح کتے بھونک رہے تھے۔ میں نے دوستوں سے عرض کیا کہ جانوروں کی زبان کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کا ذریعہ نہیں بنایا اس لیے دنیا بھر کے جانوروں کی ایک ہی بولی ہے۔ کتا چاہے پاکستان کا ہو یا افریقہ کا ہو یا امریکہ اور برطانیہ کا ہو بھوں بھوں ہی کرے گا اور بلی چاہے کسی ملک کی ہو میاؤں ہی کہے گی لیکن

انسانوں کی زبانیں مختلف ہیں کیونکہ ان کو اپنی نشانی اور معرفت کا ذریعہ بنانا تھا تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پہچانیں کہ واہ کیا شان ہے آپ کی کہ کتنی زبانیں آپ نے پیدا فرمادیں۔لہٰذا کسی زبان کو یا کسی رنگ کو مثلاً کالوں کو حقیر سمجھنا اس میں اندیشۂ کفر ہے۔ایک شخص کسی بونے کو دیکھ کر ہنسنے لگا تو اس نے کہا کہ پیالے پر ہنس رہے ہو یا کمہار پر۔ پیالہ پر ہنسنا، پیالہ بنانے والے پر ہنسنا ہے، کسی کی بنائی ہوئی چیز کا مذاق اُڑانا گویا کہ بنانے والے کا مذاق اُڑانا ہے۔

اس آیت کے ذیل میں مُجدّدِ زمانہ حکیم الامت کا مذکورہ بالا عمل ہماری تائید کرتا ہے۔ ہر انسان خواہ کسی رنگ کا ہو اور کسی زبان کا ہو اس میں ولی اللہ بننے کی صلاحیت موجود ہے، ایمان لے آئے اور تقویٰ اختیار کرے ولی اللہ ہو گیا لہٰذا عقلاً بھی کسی کو حقیر سمجھنا جائز نہیں۔ لیکن زبانوں کے بارے میں غیر شعوری طور پر شیطان حقارت ڈال دیتا ہے۔اس کا خاص دھیان رکھنا چاہیے۔ کہ کسی کی حقات دل میں نہ آنے پائے۔مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نہ کوئی راہ پا جائے نہ کوئی غیر آ جائے
حریمِ دل کا احمدؔ اپنے ہر دم پاسباں رہنا

(ماخوذ از: خزائنِ شریعت وطریقت)

۲۴؍جمادی الثانی ۱۴۲۴؁ھ مطابق ۲۳؍اگست ۲۰۰۳؁ء بروز ہفتہ، بعد ظہر

## عصبیت کفر کی نشانی ہے

اس کے بعد حضرت والا نے مولانا عبدالمتین صاحب سے فرمایا کہ بنگلہ زبان میں اس کا ترجمہ کرو۔ بنگلہ دیش سے پندرہ حضرات، حضرت والا کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ ترجمہ کے بعد فرمایا کہ دیکھو! بنگلہ زبان سے سب کو مزہ آیا۔ یہ کس وجہ سے ہوا؟ اس لیے کہ ایمان دل میں اتر گیا۔ اگر عصبیت اور نفسانیت ہوتی تو مزہ نہ آتا، اسی لیے ہمارے دوست آپس میں بہت محبت رکھتے ہیں۔ ہم سب ایک امت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر زبان کے نبی ہیں۔ بنگلہ دیشی، ہندوستانی، پاکستانی، برطانوی، افریقی، امریکی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب کے نبی ہیں، مختلف

زبانیں رکھنے والوں کا نبی ایک ہی ہے۔اس لیے ہم سب ایک ہیں۔ جب ہمارا اللہ ایک ہے اور ہمارا رسول ایک ہے تو ہم سب ایک ہیں۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو ایک قوم فرمایا ہے:

﴿مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ﴾

(سورۃُ المائدۃ، اٰیۃ: ۵۴)

تم میں سے جو مرتد ہو جائیں گے ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ ایک قوم پیدا کرے گا، جن سے اللہ محبت کرے گا اور جو اللہ سے محبت کریں گے۔ اللہ نے قوم نازل فرمایا، اقوام نازل نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے عاشقین سب ایک قوم ہیں چاہے وہ عربی ہوں یا عجمی ہوں، گورے ہوں یا کالے ہوں، چاہے وہ عربی بولتے ہوں یا انگریزی بولتے ہوں، بنگلہ بولتے ہوں یا اردو بولتے ہوں چاہے کوئی زبان بولتے ہوں لیکن اللہ سے محبت رکھنے والے سب ایک قوم ہیں، ایک اُمت ہیں۔

اس لیے اختلافِ زبان اور اختلافِ رنگ سے خود کو

ایک دوسرے سے برتر یا کمتر سمجھنا کفر ہے۔فرض کرلو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت ہمارے درمیان آجائیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو عربی میں بولیں گے لیکن ہر زبان میں ایک ترجمان بنائیں گے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترجمہ ہر زبان میں ہوگا۔معلوم ہوا کہ ہر زبان ہماری ہے۔اسی طرح ایک عالمِ دین کو دوسروں تک دین پہنچانے کے لیے ہر زبان کا ترجمان چاہیے۔اس لیے زبانوں سے نفرت مت کرو، زبانوں سے نفرت میں بوئے کفر آتی ہے۔ہر زبان کو اللہ نے اپنی نشانی فرمایا ہے وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِکُمۡ وَ اَلۡوَانِکُمۡ زبانوں کا اختلاف اور تمہارے رنگوں کا اختلاف اس میں ہماری نشانیاں ہیں۔اللہ کی نشانی کو حقیر سمجھنا، اُس سے نفرت کرنا کفر ہے۔ زبان سے نفرت کرنا اور رنگ سے نفرت کرنا کہ یہ کالا ہے وہ گورا ہے یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔کوئی رنگ ہو اور کوئی زبان ہو، انگریزی ہو، فارسی ہو، عربی ہو، بنگالی ہو، اردو ہو، پشتو ہو سب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔اس لیے اللہ کی نشانی کو حقیر سمجھنا، ذلیل سمجھنا، کمتر سمجھنا کفر ہے۔

خوب سمجھ لینا چاہیے کہ ہماری پہچان کسی زبان، کسی رنگ، کسی علاقے اور کسی قوم وغیرہ سے نہیں ہے بلکہ ہماری پہچان صرف مسلمان ہونا ہے۔ ایک غزوہ کے موقع پر حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گذر ایک قوم پر ہوا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت فرمایا کہ:

﴿مَنِ الْقَوْمُ﴾

آپ کی قومیت کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ:

﴿نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ﴾

(سنن ابن ماجة، کتابُ الزهد، باب ما یرجی من رحمة اللّٰه یوم القیامة، ص: ۳۱۸)

ہم سب مسلمان ہیں۔

پس عصبیت اور صوبائیت کہ یہ فلاں ہے، وہ فلاں ہے اس لیے فلاں، فلاں سے بہتر ہے یہ کفر کی نشانی ہے اور جنت سے محرومی کی علامت ہے۔ جو لوگ جنت میں جانے والے ہیں وہ عصبیت سے پاک ہوتے ہیں کیوں کہ جنت میں رنگوں کا اور زبانوں کا اختلاف نہیں ہے، جنت میں کوئی صوبہ نہیں ہے، جنت میں سب کی زبان عربی ہوگی، سب عربی بولیں گے۔

اب کوئی کہے کہ ہم تو عربی نہیں جانتے ہیں کیونکہ ہم عربی پڑھے ہوئے نہیں ہیں تو جواب یہ ہے کہ وہاں اللہ سکھا دے گا، جنت کی نعمتوں کا استعمال کرنے کا طریقہ اللہ الہام فرما دے گا۔ جنت کی نعمتیں ایسی ہیں:

﴿مَا لاَ عَیْنٌ رَأَتْ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ﴾

(صحیحُ البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجآء فی صفة الجنة، ج: ۱، ص: ۴۶۰)

کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں، نہ کسی قلب پر اس کا خیال گذرا لیکن جب اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا تو جنت یاد بھی نہ رہے گی کہ جنت کدھر ہے اور جنت کی حوریں کہاں ہیں، اللہ تعالیٰ کی زیارت میں ایسا مزہ آئے گا ؎

وہ سامنے ہیں نظامِ حواس برہم ہے
نہ آرزو میں سکت ہے نہ عشق میں دَم ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بَلَدِ امین کی برکت سے اور کعبہ شریف کی برکت سے جنتی ہونا مُقدّر فرما دیں، جنت میں دُخولِ اوّلیں نصیب فرما دیں۔ دوزخ میں سزا پا کر جانے سے اللہ

بچائیے، جنت نصیب فرمائیے اور جنتی اعمال کی توفیق دے اور اللہ جہنم سے بچائیے اور اعمالِ جہنم سے بھی بچائیے اور اللہ ہماری نالائقیوں کو، کوتاہیوں کو، خطاؤں کو معاف فرما دے۔ اللہ اپنی رحمت سے ہمیشہ خوشی دِکھائیے اور غم سے بچائیے۔ بِلا استحقاق اپنے فضل اور رحمتِ محضہ سے ولایت کا اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرما دے، ہم لوگوں کو بھی، ہمارے بچوں کو بھی، ہمارے گھر والوں کو بھی اور جو ہمارے دوست احباب یہاں نہیں ہیں ان کو بھی نصیب فرما دیجئے اور سارے مسلمانوں کے حق میں میری دعا قبول فرما لیجئے اور تمام کافروں کو بھی آپ ایمان عطا فرما کر ولی کامل بنا دیجئے، اپنی رحمت سارے عالم پر برسا دیجئے، مچھلیوں کو پانی میں، جانوروں کو جنگلوں میں اور پرندوں کو فضاؤں میں عافیت عطا فرمائیے، سارے عالم پر رحمت کی بارش برسا دیجئے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

(ماخوذ از: سفرنامہ حرمین شریفین)